سوال

طلاق

جواب

بلاوجہ طلاق دینے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا فرماتے ہیں علماء کرام قرآن وسنت کی روشنی میں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ طلاق بذات خودایک ناپسندیدہ عمل ہے لیکن بحالت مجبوری، بوقت ضرورت اسے جائزرکھا ہے۔ اس ناپسندیدگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلاق آخری حربہ ہے اس سے قبل جہاں تک اصلاح کا امکان ہو تواس کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی بنیادی اصول پر میرے تین سوال ہیں۔ لیکن پہلے قصہ مختصر ایک عورت اپنے شوہر کی وفاشعار بیوی ہے، بڑی نیک، پرہیزگار، متقی، خدمت گذار بیوی ہے، شوہر کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کواحسن انداز میں پورا کرتی ہے، شوہر کواس سے کوئی شکایت نہیں وہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ میری بیوی بڑی وفاشعاراور خدمت گذار ہے۔ میری ضرورتوں کا خیال کرتی ہے، کبھی کوئی جھگڑایاناچاقی نہیں ہوئی۔ لیکن دل اور عشق بڑا کمبخت ہے، اس کے شوہر کی نظر کسی دوسری عورت پر پڑتی ہے وہ اس سے شادی کےلئے تیار ہوجاتا ہے، اس کی بیوی کو کوئی اعتراض بھی نہیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنی نیک سیرت وفاشعار بیوی کو طلاق دے دیتا ہے، یا وہ عورت شرط رکھتی ہے اس شرط پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے۔ اب میرا سوال ہے۔ 1 کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوجائے گی؟ 2 کیا یہ شخص گنہگار کہلائے گا اس سے مواخذہ ہوگا۔؟ 3 ایسی صورت دی گئی طلاق، طلاق سنی یعنی سنت اور شرعی طریقہ کے مطابق تصور ہوگی یا طلاق بدعی یعنی بدعت تصور ہوگی۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد! ١۔جی ہاں صورت مسؤلہ میں طلاق واقع ہوجائے گی۔ ٢۔ اس نے ایک مکروہ اورناپسندیدہ فعل کا ارتکاب کیا ہے، جس پر اسے اللہ سے معافی مانگنی چاہیئے۔ ٣۔ اگر اس نے سنی طریقے کے مطابق طلاق دی ہے تو سنی ہوگی ورنہ بدعی ہوگی، فقط بلاعذر طلاق دینے کی وجہ سے وہ طلاق بدعی نہیں بنے گی۔ ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث